© rasailojaraid.com

کلمة الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله!

فرقہ واریت کیا ہے اور اس کا خاتمہ کیوں کر ممکن؟

حکومت تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے ٹھوس اقدام کرے!

موجودہ حکومت نے فرقہ واریت کے خاتمہ کا نعرہ خوب اچھالا ۔ بلکہ اسے اپنا ٹارگٹ قرار دیا اور اس سلسلہ میں اپنی کارگزاریوں ، کامیابیوں کا پرچار بڑی شدو مد سے کیا ہے ۔ جب کہ عملاً وہ مساجد کے سپیکروں پر جزوی پابندی عائد کرنے کے سوا کچھ نہیں کرسکی ؟ چنانچہ مذہبی اور سیاسی فرقہ واریت کی بناء پر جتنے قتل اس دور حکومت میں ہوئے ہیں ، سابقہ دور میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔

فرقہ واریت کو کوئی بھی شخص پسند نہیں کرتا اور ہر شخص اس سے نالاں ہے ، مگر طرفہ تماشہ یہ کہ سیاسی فرقہ واریت کو ملک میں قانونی حیثیت حاصل ہے اور مسلسل نقصانات اٹھانے کے باوجود سیاسی گروہ بندیوں کو پالنے کے لیے اس قدر لاڈ لڈائے جارہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ۔ میر کے اس شعر کے مصداق ۔

میر کیا سادہ دل ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

چنانچہ جب سیاسی فرقہ واریت (جمہوریت) اس ملک کا اساسی قانون ٹھہرا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مذہبی فرقہ واریت کا قصور کیا ہے اور حکومت کو اس سلسلہ میں مبتلائے تشویش ہونے کی ضرورت ؟ ۔ اصحاب فکر و دانش کے لیے یہ نکتہ یقیناً قابل غور ہے ۔ بالخصوص اس لیے کہ بے گناہ انسانی جانوں پر سیاسی فرقہ واریت کی "نوازشات" مذہبی فرقہ واریت کی نسبت کہیں زیادہ ہیں ۔

بہرحال بایں حیرت و تعجب حکومت کو تمام تر دلچسپی مذہبی فرقہ واریت سے ہے مگر مشکل یہ ہے کہ کار پردازان حکومت کو اسکے معنے ہی معلوم نہیں ۔ وجہ یہ کہ وہ مذہبی تعلیمات سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوسوں دور ہیں ، ورنہ فرمان باری تعالیٰ اس بارے میں بڑا واضح ہے کہ " و ان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ۔ ذلکم وصکم به لعلکم تتقون " (الانعام ، ۱۵۴)

اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ (صراط مستقیم) یہی ہے تم اسی پر چلو اور اس کے علاوہ دیگر راستوں کی پیروی مت کرنا ، ورنہ تم (فرقہ بندی میں مبتلا ہوکر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے ــــ اس بات کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو !

معلوم ہوا کہ کہ فرقہ بندی کی روک تھام صرف اور صرف صراط مستقیم کی اتباع سے ممکن ہے ۔ جب کہ اسی صراط مستقیم کو چھوڑ دینے سے فرقہ واریت جنم لیتی ہے ۔ اب اگر قرآن کریم ہی سے صراط مستقیم کی تعریف بھی معلوم کرلی جائے تو مقصود روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے " الم اعهد الیکم یابنی آدم ان لا تعبدوا الشیطن انه لکم عدو مبین ۔ و ان اعبدونی هذا صراط مستقیم " (یٰس :- ۶۰ ـ ۶۱)

اے بنی آدم ! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا ، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ــــ اور یہ کہ تم میری عبادت کرنا ۔ یہی صراط مستقیم ہے !

جب کہ اس سورۂ یٰس کی ابتداء میں ارشاد ہوا ،

" یس ۔ والقرآن الحکیم ۔ انک لمن المرسلین ۔ علی صراط مستقیم " (یٰس ، ۱ ـ ۴)

یٰس ! قسم ہے قرآن حکیم کی ! بلاشبہ آپؐ رسولوں میں سے ہیں ۔ صراط مستقیم پر !

اول الذکر آیات میں سے پہلی آیت میں شیطان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے ۔ شیطان کی عبادت کوئی بھی نہیں کرتا ، ظاہر ہے کہ اس سے مراد اس کے احکام کی تعمیل ہے ، جس سے روک کر (دوسری آیت میں) اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام الٰہی کی اتباع کی دعوت دی جارہی ہے ۔ اور اسی کو صراط مستقیم قرار دیا گیا ہے ـــــ جبکہ مؤخر الذکر آیات میں صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی گارنٹی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے ــــ یوں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور اس کے احکام کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بجالانا صراط مستقیم کی جامع و مانع قرآنی تعریف ہے ۔ بالفاظ دیگر جسے ہم اتباع کتاب و سنت کا نام دے سکتے ہیں ــــ یہی وہ اصل الاصول ہے جس کے ہم پابند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں، اور باقی سب فرقہ واریت، کہ جس کے ڈانڈے شرک ایسے ناقابل معافی جرم سے جا ملتے ہیں۔ (ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً۔ کل حزب بما لدیھم فرحون)

(الروم، ۳۱۔ ۳۲)

اور مشرکین میں سے نہ ہونا۔ یعنی ان لوگوں سے کہ جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور فرقے فرقے ہوگئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے!

اب ایک شخص وہ ہے جو خالصتاً کتاب وسنت کی اتباع کی دعوت دیتا ہے اور اس راہ میں ہر ممکن جدوجہد کو اپنا فرض منصبی خیال کرتا ہے۔ جب کہ ایک دوسرا شخص اس کے آڑے آتا اور اس کے مقابلے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتا ہے ــــ ظاہر ہے کہ یہ دونوں برابر نہیں! ــــ ان میں سے ایک حق کا داعی ہے اور دوسرا اعراض عن الحق کا مجرم! ایک اصل کا متبع اور دوسرا فرقہ واریت کا عامل و مرتکب ــــ ایک کا مشن وہ ہے جو حضرات انبیاء و رسلؑ کا مشن رہا ہے اور دوسرے کا رویہ وہ جو مخالفین حق کا شیوہ رہا ہے! ــــ پہلا اگر اس راہ میں زور بازو یا قوت گفتار سے کام لیتا ہے تو یہ جنگ و جدل بھی جہاد ہے اور دوسرا اگر اس کے درپے آزار ہوتا ہے تو بلاشبہ یہ فساد ہے ــــ چنانچہ ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور دوسرے کی حوصلہ شکنی! ــــ ایک سے تعاون کرنا رب کی رضا مندی کا باعث ہے اور دوسرا اگر باز نہ آئے تو اسے ہر ممکن طریقہ سے روک دینا مسلمان حکومت کا فرض! ــــ لیکن اس کے برعکس اگر حق کو پابند کردیا جائے اور ناحق کو ابھرنے کا موقع دیا جائے تو یہ ناانصافی اور عاقبت نا اندیشی ہے ــــ اور اگر دونوں کو فرقہ واریت کا مجرم قرار دے کر دبا دیا جائے اور اس کا نام فرقہ واریت کا خاتمہ یا امن و امان کا قیام رکھ دیا جائے تو یہ حماقت بھی ہے اور فرائض سے پہلو تہی بھی! یہ ممکن ہے کہ امن و امان کے اس علمبردار پر اس دنیا میں داد و تحسین کے ڈونگرے برسیں لیکن "یوم الدین" کو "مالک یوم الدین" کے سامنے یقیناً وہ مجرموں کی صف میں کھڑا سزا سنائے جانے کا منتظر ہوگا!

ماہ محرم الحرام ہمارے ملک میں ہر سال شیعہ سنی فسادات کا پیغام لاتا ہے ــــ حکومت نے جب فرقہ واریت کو ختم کرنے کا نعرہ بلند کیا تو اس وقت بھی اس کا اصل ہدف شیعہ سنی تصادم کی روک تھام تھا، اور آج بھی یہی مسئلہ سر فہرست ہے ــــ ہم عرض کرچکے ہیں کہ کتاب و سنت کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اتباع ہی اصل ہے جب کہ باقی سب فرقہ واریت ! ۔۔۔ چنانچہ سنیوں کو اگر کتاب ملی تو وہ بھی صحابہ کرامؓ کے ذریعے ، اور اس سنت رسولؐ سے آگاہی ہوئی تو بھی انھی پاکباز ہستیوں کے وساطت سے ۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے نزدیک نہ صرف لائق احترام ، واجب التکریم ، بلکہ مثالی مومن ہیں جبکہ شیعہ کے نزدیک نہ صرف وہ مومن و مسلمان نہیں ، بلکہ لائق طعن و تشنیع اور واجب التبراء ہیں ، جس کے وہ جارحانہ مرتکب ہوتے ہیں اور یہی فساد کی اصل جڑ ہے ۔۔۔ سطور بالا سے یہ بات واضح ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کا رویہ کیا ہونا چاہیے ؟ ۔۔۔ لیکن اس کے برعکس آج تک ہوتا چلا آرہا ہے کہ ہر سال محرم الحرام میں سنیوں کو دبا کر شیعہ کو سب وشتم صحابہؓ کی کھلی چھٹی دے دی جاتی ہے ۔ جس کا منطقی اور واجبی نتیجہ یہ ہے کہ حکومت خود فرقہ واریت پھیلانے کی اولین مجرم ہے ۔۔۔ اندریں صورت فرقہ واریت کے خاتمہ کی مہم چہ معنی دارد ؟ اور اگر وہ شیعہ سنی دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک کر پابند سلاسل کرتی ۔ اور اسے فرقہ واریت کے خاتمہ یا امن و امان کا قیام کا نام دیتی ہے تو یہ ایک بچگانہ ، فضول حرکت ہے ۔ کیوں کہ جب تک تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا جاتا ، یہ فسادات بہر حال ہوتے رہیں گے ۔

کار پردازان حکومت آخر خود بھی مسلمان ہیں ۔ چنانچہ اگر وہ قرآن و حدیث کو مقدس خیال کرتے ، صحابہ کرامؓ کو واجب الاحترام جانتے اور روز قیامت پر یقین رکھتے ہیں تو انھیں اس سلسلہ کی اپنی ذمہ داریاں پہچاننا چاہییں ۔۔۔ ورنہ وہ یہ سوچ لیں کہ کل کو رب کے سامنے وہ اپنے اس رویہ کی صفائی کس طرح پیش کرسکیں گے ؟ ؟ ؟

وما علینا الا البلاغ

قلمی معاونین سے درخواست

قلمی معاونین سے درخواست ہے کہ وہ مضامین خوش خط ، واضح ، ایک سطر چھوڑ کر ، اور کاغذ کے ایک جانب لکھا کریں ۔ حوالہ جات کی فہرست آخر میں دیا کریں ۔ شکریہ

نوٹ : ادارہ کے متعلق خط وکتابت کے لیے اپنا خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

© rasailojaraid.com